شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

"جمعۃ الوداع"

۵ "ہم نے کوئی تواضع نہ کی آج تک سونے والو ! یہ رمضان جانے کو ہے
شوقِ دیدار تھا جس کا شعبان میں اُس کا یومِ جُدائی اب آنے کو ہے" ۔

فرمانِ خُداوندی ہے :

"اے ایمان والو ! جب جمعہ کی نماز کے لئے بُلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور ہر قسم کا کاروبار بند کر دو ۔ یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو ۔"

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جمعہ کے دن میں ایسی گھڑی ہے کہ اُس میں کوئی مسلمان جو کچھ بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ اُسے عطا کرتے ہیں ۔"

جمعہ کے دِن غسل کرنا ۔ خوشبو لگانا ، اچھے کپڑے پہننا ۔ جمعہ کی نماز کی تیاری کرنا ، ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے جاں نثاروں کا طریقہ رہا ہے ۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤ ! اپنے محبوب کے نقشِ پا کی تلاش ۔ محبت کرنے والوں کا شیوہ رہا ہے ۔

" جمعۃ الوداع " دو لفظوں سے مرکب ہے ، جمعہ اور وداع ۔ ماہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو جمعۃ الوداع کہتے ہیں کہ یہ جمعہ ماہِ صیام سے جُدائی کا پیغام دیتا ہے ۔ اُس ماہِ مقدس سے جُدائی کا پیغام جس میں زندگی کو تو سہارا ملا ۔ انسانیت کے لئے بخشش کا زینہ نظر آیا ۔ یہ مہینہ حق کی عنایات کا مہینہ ہے ۔ فیوض اور برکات کا مہینہ ہے ۔ اسی ماہِ مبارک میں ہدایت کا دھارا اُبلا ۔ صداقت کا تارا چمکا ۔ افسوس ! وہ ماہ مبارک جو سعادت کا نشان بن کے آیا تھا ۔ جس کی جُدائی میں اہلِ دِل سال بھر اشک فشاں رہے جس کی آمد پر سے خانۂ رحمت ساقی کے دروازے کھل گئے تھے ۔ روزہ دار نورِ خدا سے اپنی تمناؤں کی جھولیاں بھر رہے تھے ۔ اذانِ سحر سے روحِ مسلمان مسرور ہوئی جاتی تھی ۔ نیک کاموں

کے جذبے کی کشش لوگوں کو کشاں کشاں مساجد کی طرف لئے چلی آ رہی تھی۔ عبادت گاہیں پُر رونق تھیں، قرآن مجید کی تلاوت اور ذکرِ اللہ کی حلاوت کے زمزمے جاری و ساری تھے۔ آج وہ ماہِ مبارک ہم سے جُدا ہو رہا ہے جس کی آمد پر ملتِ بیضا جاگ اُٹھی تھی، سوئے ہوؤں کو خدا کی رحمت کے سہارے مل گئے تھے۔ قرآن کے عامل اور ایمان کے حامل شب بیداری سے حیاتِ نو پا رہے تھے۔ حکمِ خُدا اور منشائے رسالت کے مطابق، اہلِ عقل و دانش دولتِ عقبیٰ لُوٹ رہے تھے۔ جن کی رُوح میں ہر گھڑی حکمِ خدا اور عزم و وفا موجزن تھا۔ آج اُس ماہِ مبارک کا یومِ فراق ہے۔ اب وہ ابرِ کرم رُخ بدل رہا ہے جس سے آٹھوں پہر رحمت برستی تھی۔ افسوس اگر اب پھر وہ تاریکی اور دورِ خوابیدہ واپس آ رہا ہے جس سے یہ رب سے ملاقات کے دروازے بند ہو جائیں گے۔

اے ماہِ رمضان! مسلمانوں کے مہمان! الوداع! کہ تیرے سینے میں اک شبِ پُر بہار تھی جس سے فردِ گناہ ڈھل رہی تھی۔ تیرے دامن میں نصیحتیں، برکتیں اور راحتیں بھری ہوئی تھیں۔ جب تُو ایک برس کے بعد آئے گا، تو کیا خبر! ہم میں سے کتنوں کو نہ پائے گا۔

افسوس! عید تم سے علیحدگی کا پیغام لے کر آئی ہے۔ یہ مناجات، خدا سے ملاقات کے دن تسبیح و تہلیل کی راتیں ہاتھ سے نکلی جا رہی ہیں۔ تذکرِ حق اور تفکرِ قرآن کے دن لُٹے جا رہے ہیں۔ اک تقریبِ گھر باری اور جشنِ شریعت تھا۔ اہلِ یقین کی جبینیں، جلووں سے منوّر تھیں۔ رب کے ہاتھوں سے انعام لینے کا وقت تھا۔ ابرِ رحمت برس رہا تھا۔ ہر طرف فضلِ رحمان کی بارش ہو رہی تھی کہ یکایک جُدائی کا پیغام آ گیا

چھا گئی افسوس! پھر شامِ فراق	آ گیا گردوں سے پیغامِ فراق
عید لے کر آئی ہے جامِ فراق	کس طرح کاٹیں گے ایامِ فراق

الوداع! اے ماہِ رمضاں الوداع!

مومنوں کے دین و ایماں! الوداع!